پروگرام کے رفقاء

ہمارے لوگوں کے تحقیقی پروجیکٹ

علی احمد -تحقیقی پروجیکٹ

شمالی نائیجیریا میں شریعت کا اعلان: مقامی غیر مسلموں کے انسانی حقوق پہ اس کے نتائج

اس تحقیقی پروجیکٹ کا مقصد ہے نائیجیریا میں شریعت اسلامی کے نفاذ میں توسیع کا ایک جائزہ لینا۔ اس توسیع کے تحت نائیجیریا کے اور بہت سارے دوسرے حصہ میں بھی شریعت اسلامی کا نفاذ کیا گیا ہے اور اس فیصلہ کے تحت اب عام قانون کا نفاذ بھی شریعت کی روشنی میں ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ پروجیکٹ اس بات کی بھی تحقیق کرے گا کہ یہ توسیع جہاں پر بہت سارے عقائد کے لوگ رہتے ہیں کس طرح انسانی حقوق کو اور خاص کر غیر مسلمین کو کس طرح متاثر کرے گی۔ اس کا ایک یہ بھی ہدف ہے کہ نائیجیریا جیسے کثیر المذاہب ملک میں اس فیصلہ سے جو ناقابل گزیر تنازع کی شکل پیدا ہوگئی ہے اس کو کس طرح سے حل کیا جائے۔

- ☆ انٹرویو
- ☆ تحقیق کی تفصیل
- ☆ پیش کردہ پروگرام کی تصویریں
- ☆ ڈیولوپمینٹ /تحقیق رنیٹورکنگ

علی احمد۔ انٹرویو

آپ کے لیے اس تحقیق میں فکری اعتبار سے کون سا پہلو سب سے بڑا چیلنج تھا

سب سے بڑا چیلنج اس تنازع کو سمجھنا تھا جس کی وجہ نائیجیریا کے مسلمانوں کی وہ فکری تنائجیت ہے جس سے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ شریعت اسلامی کا وہ حصہ جس کا تعلق عام قانون سے ہے اس کا نفاذ غیر مسلمین پہ نہیں ہوگا جبکہ شریعت کے حاکمانہ امر میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ اس حالت میں دو راستے ہیں: اول یہ کہ حاکمانہ شریعت کی اصلاح کے لیے کچھ مثبت قدم اٹھئے جائیں تاکہ اس کے اندر غیر مسلم کے تئیں اور رواداری آسکے۔ دوسرا یہ کہ اس حکومت کے اس غیر اصولی موقف کا ساتھ دیا جائے جس کے تحت حکومت اپنی سہولت کے حساب سے شریعت میں رد و بدل کرے اور اس کا نفاذ کرے۔

جب اپنی تحقیق کے سلسلہ میں آپ عام لوگوں تک جائیں گے جسے ہم Field Research کہتے ہیں تو اس لحاظ سے وہاں سب سے بڑا چیلنج آپ کے لیے کیا ہوگا

سب سے بڑا پریشان کن مرحلہ ہوگا حکومت کے لوگوں سے ملنا جو بہت سے پروگرام کے بارے میں معلومات دیتے میں تکلف سے کام لیتے ہیں دوسری پریشانی ہوگی ملاؤں کے ان طبقہ سے ملنے میں جو یہ سمجھتے ہیں خدمت کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ اچھی بری ساری باتوں کی حمایت کی جائے

انسانی حقوق کے متعلق کام کو لے کر آپ کا مستقبل میں کیا ارادہ ہے

فی الوقت میرا ارادہ ہے ایک ایسے مناسب اور سہل طریقہ کی تلاش کرنا جس سے مسلم حکومت پر اس بات کی پابندی لگائی جاسکے کہ وہ اسلامی قوانین کے ساتھ اپنی سہولت کے لیے کھلواڑ نہ کریں اور اس مقصد سے طرح طرح کی تاویل وتفسیر نہ کریں۔ اگر ہم اس میں کامیاب ہوگئے تو مسلم ممالک میں انسانی حقوق کا تحفظ کیا جاسکتا ہے۔

آپ کے اس تصوری ماڈل اور فیلڈ ریسرچ کے نتائج کا نفاذ کیسے کیا جاسکتا ہے اور آپ کے ملک میں اسے عوام الناس تک کیسے پہنچایا جاسکتا ہے۔

اپنے اس تحقیقی کام کو انٹرنیٹ پر دینے کے علاوہ کتاب کی شکل میں بھی لانے کا ارادہ ہے کیونکہ انٹرنیٹ اور کمپیوٹر بہت سارے لوگوں کی پہنچ کے باہر ہے۔ اگر انٹرنیٹ کی سہولیت ہے بھی تو بجلی ابھی بھی نائیجیریا کے بڑے بڑے شہروں کے لیے ایک مسئلہ ہے۔ میرا یقین ہے کہ کتاب حکومت کے بہت سارے شعبوں تک پہنچنے کے علاوہ مختلف دانشوروں کی نظر سے بھی گذرے گی جس کا اثر کافی دور دور تک ہوگا۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ میں اسلامی قانون کا استاد ہوں اور Bar Association اور بہت ساری انسانی حقوق کی تنظیموں کے ساتھ جڑا بھی ہوا ہوں۔

**

علی احمد۔ ریسرچ کی تفصیل

شمالی نائیجیریا کی بارہ ریاستوں نے 1999 میں کچھ فیصلے کیے جس کا مقصد تھا اسلامی شریعت کے نفاذ کے دائرے میں توسیع کرنا۔ نائیجیریا کی تاریخ میں قانونی تبدیلی کو لے کر بہت ہی اہم اور تنازع بھرا قدم ہے۔ حالانکہ ان ساری کی ساری بارہ ریاستوں میں مسلمانوں کی اکثریت میں ہے اور کچھ غیر مسلم بھی ہیں جن میں عیسائیوں کی تعداد اچھی خاصی ہے۔ اس تحقیقی مطالعہ کا مقصد اس نفاذ کے اثرات کا جائزہ لینا اور ساتھ ساتھ غیر مسلمانوں کے دستوری حقوق پہ اس کے کیا اثرات ہوسکتے ہیں اس بات کا بھی پتہ لگانا۔

نائیجیریا چھتیس ریاستوں کی ایک فیڈریشن ہے اور اس کا دستور بھی اس طرز کا ہے جس کے تحت سبھی لوگوں کو بنا مذہب وعقیدہ کی تفریق کے بنیادی انسانی حقوق دیے گئے ہیں۔ لیکن وہاں پر دستور میں مذکورہ انسانی حقوق اور قانونی نظام کے درمیان ایک واضح کشمکش اور تناؤ دکھتا ہے۔ اگر اس قانونی نظام کا عملی جائزہ لیں تو یہ مذہب کی بنیاد پر تفریق کو فروغ دیتا ہے۔ اس تنازع کو حل کرنے کے لیے شرعی قانون کے حامی اس بات کی وکالت کرتے ہیں کہ اس کا نفاذ صرف اور صرف مسلمانوں پہ ہوگا لیکن حقیقت یہ ہے کہ حکومت کے اس فیصلہ سے غیر مسلم بھی سیاسی و قانونی اور اقتصادی طور پہ متاثر ہورہے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس بین الطرفین تنازع اور کشمکش نے اب تشدد آتش زنی اور قتل و غارت کی شکل اختیار کرلی اور حالات قابو سے باہر ہیں۔

اس تحقیق کی جداگانہ خاصیت یہ ہے کہ اس کا موضوع صرف غیر مسلم میں جوان ساری کی ساری بارہ ریاستوں میں موجود ہیں۔ ایک بات قابل غور ہے کہ اب ان لوگوں کو اس بات کی شکایت قطعی نہیں ہے کہ ان کے ساتھ صرف اس لیے امتیاز برتا جارہا ہے کہ وہ اپنی روزی روٹی کے مقصد سے ایک ریاست سے دوسری ریاست میں ہیں۔

اس مطالعہ کو اور معنی خیز اور مفید بنانے کے لیے اس کا موضوع صرف غیر مسلم ہی ہیں جو ہجرت کرکے نہیں آئے ہیں بلکہ وہاں کے اصل مقامی ہیں۔ یہ پروجیکٹ مندرجہ ذیل تین ریاستوں کا ہر زاویہ سے مطالعہ کرے گا پہلی ریاست 'Zamfara' جہاں پہ شریعت کا نفاذ سب سے پہلے کیا گیا، دوسری ریاست ہے 'Kano' جو سیاسی، سماجی اور تجارتی طور پر مسلمانوں کا اہم مرکز ہے اور جبکہ تیسری ریاست 'Kaduna' سے جہاں عیسائیوں کی نسبت اچھی خاصی ہے۔

منہجی طور اس تحقیق کا زیادہ تر حصہ انٹرویو پر مشتمل ہوگا جس کے تحت ریاستوں کے لوگوں سے وسیع پیمانے پہ بات چیت اور سوال و جواب کا سلسلہ شروع کیا جائے گا اور اس کے علاوہ بین المذاہبی ورک شاپ کا بھی انعقاد کیا جائے گا۔ مسلمان اور عیسائیوں کے درمیان انسانی حقوق کے سلسلہ میں اب تک کے جو عدالتی فیصلے ہیں ان کا بھی ایک جائزہ لیا جائے گا اور فقہ کا تحقیقی مطالعہ کیا جائے گا۔

اس تحقیق کا ایک نقطہ نظر یہ بھی ہے ایک مداخلتی طرز کی تشکیل کی تجویز دی جائے جو آئینی بھی ہو اور اسلامی طور پہ جائزہ بھی ہو: جس کے تحت پالیسی وضع کرنے والوں سے کچھ مسائل پہ مطالبات کیے جاسکیں۔ اس تحقیق کے مکمل نتیجہ پہ ایک رپورٹ لکھنے کا بھی ارادہ ہے جسے بعد میں ایک کتاب کی شکل دی جائے گی۔ اسے کتاب کی شکل میں لانے کا مقصد یہ ہے کہ یہ ایک عام آدمی تک پہنچ سکے جس کے پاس Internet کی سہولت نہیں ہے یہ کتاب ان لوگوں کے لیے بھی کارگر اور مفید ثابت ہوگی جو انسانی حقوق اور اسلامی قوانین کے میدان میں کام کر رہے ہیں۔

علی احمد۔ ڈیولوپمینٹ/تربیت/نیٹ ورکنگ

Emory University کے اس The Islam and Human Rights Fellowship Program نے ہماری بہت سارے عملی مسائل کو حل کرنے میں ہی نہیں بلکہ ان کو سمجھنے میں بھی مدد کی جس کا سیدھا تعلق ہمارے اس تحقیقی پروجیکٹ کے مقاصد سے تھا۔

یہاں کے کتب خانے اور خاص کر مرکزی کتب خانہ کافی مفید ہے اور میں نے اس سے بہت استفادہ کیا۔ یہاں کی رہائشی اور دوسری بہت ساری سہولتوں نے ہمیں اس چیز کا کافی موقع دیا کہ ہم اپنی تحقیق پر زیادہ سے زیادہ وقت مرکوز کرسکیں۔

میں نے تنازع کے موضوع پر Sawyer-Mellon Faculty Seminar میں بھی حصہ لیا جس کا انعقاد African Studies of Emory University کے زیرنگرانی ہوا جس میں میں نے ایک بحثی مقالہ بھی پیش کیا جس کا عنوان تھا تنازع کے بیچ زندگی: شریعت اور متحدّ نائیجیریا۔ اسی سیمینار کے توسط سے میں 'Religion and Human Rights Program' کے بہت سارے اساتذہ سے ملا اور اس کے علاوہ میں نے انسانی حقوق سے متعلق ایک نشست میں بھی حصہ لیا جس کا انعقاد Atlanta کی ایک مددی تنظیم نے کیا تھا جو میرے لیے کافی کارگر ثابت ہوا۔ یہ Atlanta کی تنظیم تیسری دنیا میں کافی سرگرم ہے

****